105474- علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو کرم اللہ وجہ کہنا

سوال

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو "کرم اللہ وجہ" کہنے کا حکم کیا ہے ؟
کیا اس میں انہیں باقی صحابہ کرام سے کوئی فضیلت حاصل ہے ، اور اگر ہم "کرم اللہ وجوہ الصحابۃ اجمعین" کہیں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے ؟

پسندیدہ جواب

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے "کرم اللہ وجہ" کی تخصیص غالی قسم کے رافضی اور شیعہ حضرات کا کام ہے ، اس لیے اہل سنت حضرات پر واجب ہے کہ وہ ان لوگوں کی مشابہت اختیار کرنے سے دور رہیں ، اور باقی صحابہ کرام جن میں ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم شامل ہیں کو چھوڑ کر صرف علی رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے اس دعا کی تخصیص مت کریں .

لیکن یہ دعا سب صحابہ کرام کے لیے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن یہ یاد رکھیں کہ یہ دعا ان دعاؤں میں شامل نہیں جو ماثور یعنی احادیث سے ثابت ہیں اور مسلمانوں میں صحابہ کرام کے لیے عام و جاری و ساری ہیں ، جو عام دعا ہے وہ رضی اللہ تعالی عنہم ہے .

اس دعا کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہوا ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور جو مہاجرین وانصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو کار ہیں اللہ تعالی ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے ، اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہینگے یہ بڑی کامیابی ہے } التوبۃ (100).

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل الشیخ

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ صالح الفوزان

الشیخ بکر ابو زید .